برصغیر میں اصول حدیث پر مبنی لٹریچر کا تعارف اور تنقیدی جائزہ

(تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی)

مقالہ نگار

محمد فخر الدین

پی ایچ ڈی سکالر

شعبہ علوم اسلامیہ وعربی

گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان

نگران تحقیق

ڈاکٹر محمد عبداللہ عابد

چیئرمین

شعبہ علوم اسلامیہ وعربی

گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان

شعبہ علوم اسلامیہ وعربی

گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان

۲۰۱۳ء

بسم الله الرحمن الرحيم

DECLARATION

I, the undersigned solemnly declared that this dissertation is the outcome of my own research and efforts. Prior to this, no thesis titled

(برصغیر میں اصول حدیث پر مبنی لٹریچر کا تعارف اور تنقیدی جائزہ)

has been submitted to any University for Ph.D Degree. Moreover, I presented all the contents, references and relevant research material in this thesis on my complete responsibility and obligation.

Dated: [redacted].

Muhammad Fakhar ud din
Ph.D Research Scholar
Deptt: of Islamic Studies & Arabic,
Gomal University
Dera Ismail Khan

CERTIFICATE

It is certified that Mr.Muhammad Fakhar ud din completed his Thesis for Ph.D degree entitled:-

(برصغیر میں اصول حدیث پر مبنی لٹریچر کا تعارف اور تنقیدی جائزہ)

under my supervision, as the scholar has fulfilled the pre requirement of this University for submission of PhD thesis, therefore his thesis may please be sent to external examiners for evaluation.

Dated: [redacted]

Dr. Muhammad Abdullah
Supervisor / Chairman
Deptt: of Islamic Studies & Arabic
Gomal University
Dera Ismail Khan

انتساب

اپنی لختِ جگر

عائشہ مناہل

کے نام

جس کی معصوم اور پیاری سی کھلکھلاہٹیں میری حیات مستعار کا سرمایہ ہیں۔ باری تعالیٰ اسے ایمان اور عمل صالح سے بھرپور زندگی عطا فرمائے۔ اور میرے لیے سرمایہ عقبیٰ بنائے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَامِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

محمد فخر الدین

پی۔ ایچ۔ ڈی سکالر

شعبہ علوم اسلامیہ وعربی

گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

فہرست عناوین

ابواب	مندرجات	صفحہ نمبر
	کلمات تشکر	iv
	مقدمہ	viii
	طریق تحقیق و پیشکش	xv
باب اول	**حدیث رسول ﷺ اور اس کی اہمیت**	
فصل اول	تعارف ماخذ شریعہ	1
فصل دوم	حدیث کا لغوی و اصطلاحی مفہوم	6
فصل سوم	سنت و حدیث	9
فصل چہارم	حدیث رسول ﷺ کی تشریعی اہمیت	12
باب دوم	**اصول حدیث**	
۱	تعارف	30
۲	ضرورت و اہمیت	39
۳	علوم و مصنفات	39
باب سوم	**اصول حدیث پر برصغیر کے ادب کا تعارف و تنقیدی جائزہ**	
فصل اول	اصول حدیث پر مبنی کتب	83

فصل دوم | تقاریر | 122
فصل سوم | مقدمات کتب حدیث | 137
فصل چہارم | شروح کتب اصول حدیث | 149
فصل پنجم | تراجم کتب اصول حدیث | 163
فصل ششم | مقالات علم اصول حدیث | 180
فصل ہفتم | اصول حدیث سے متعلق رسائل وجرائد میں شائع شدہ مضامین | 206

باب چہارم | اصول حدیث پر برصغیر کے ادب کے اثرات | 278

خلاصۃ البحث | 287

سفارشات | 291

اشاریہ | 293

آیات | 293
احادیث وآثار | 296
اعلام | 298
اماکن | 321
کتب ورسائل | 323
ادارے، مکتبہ جات | 333

مصادر ومراجع | 336

کلمات تشکر

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وٰلِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صٰلِحًا تَرْضٰهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اورارشادنبوی ﷺ ہے:

من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ. (ترمذی باب الصبر والصلہ)

شکر گزاری ایک ایسی نعمت ہے جس کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے، اور دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انسان فصاحت و بلاغت کی جن بلندیوں تک بھی جا پہنچے تب بھی اس کے الفاظ اس کے احساسات اور جذبات کے ترجمان کامل نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ اظہار ذات کے لیے انسان نے قلم وکلام کو اپنا ذریعہ اظہار بنایا مگر شکر گزاری کے جذبات کا کامل ظہور بہت ہی مشکل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا رواں رواں احساس تشکر کے بوجھ سے باری تعالیٰ کے حضور سربسجود ہے۔ جس کی عنایتیں بے پایاں ہیں۔

تمام تعریفیں اس پاک پروردگار کے لیے ہیں جس نے ہمیں نیست سے ہست کیا۔ اپنے محبوب نبی ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا، اور بن مانگے ہمیں اس علم کی راہ میں لگایا جو اس کے فرستادہ بندوں کی میراث ہے۔ لاکھوں درود ہوں اس محبوب کائنات ﷺ پر جنھوں نے اپنی راتوں کا آرام چھوڑ کر اپنی امت کے آخری طبقہ (مجھے اور آپ کو) یاد رکھا۔ رب العزت ہمیں ان کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

میں شکر گزار ہوں، ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کا جس کی مالی امداد اور دیگر سہولیات کی بدولت تحقیق کا کام انتہائی آسان ہوگیا۔ مجھے آج بھی یہ ایک خواب لگتا ہے کہ میری ایک عام سی درخواست پر مجھے حکومت پاکستان نے HEC کے ذریعے سے ایک خطیر وظیفہ عنایت کیا، اور تحقیق کی جملہ سہولیات فراہم کیں۔ اہل علم کی حوصلہ افزائی کرنے پر باری تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

شکر گزاری کے موقع پر میں کیسے بھول سکتا ہوں کہ جب میرا پی ایچ ڈی میں داخلہ ہوا تو مرحومہ والدہ کو کتنی خوشی

ہوئی تھی ۔مگر آج جبکہ ان کا ارمان پورا ہونے کو ہے وہ ہمارے ساتھ نہیں ہیں ۔اللہ تعالیٰ ان کو فردوس بریں کے درجات عطا فرمائے ،اور ان کی نیک تمناؤں کو ہمارے حق میں پورا فرمائے ۔آمین ۔محترم والد گرامی کا سایہ باری تعالیٰ تادم زیست قائم رکھے کہ ان کی صالح تربیت اور محنت کی عادت اور دعاؤں کی بدولت یہ مقام حاصل ہوا۔

میں کیسے شکریہ ادا کروں اپنی محسن اوّل کا جبکہ میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا اور وہ میری انگلیوں کو پکڑ کر مجھے الف ، ب لکھنا سکھاتی تھیں ،اور ماں بن کر پڑھاتی تھیں ۔آج بھی میری کامیابیوں پر بے انتہا خوش ہوتی ہیں ۔میری مدرس اوّل باجی زبیدہ۔اللہ تعالیٰ ان کو ایمان اور عافیت بھری زندگی نصیب فرمائے ،اور آخرت میں بہترین نعم البدل عطا فرمائے ۔

میرے الفاظ میں وہ صلاحیت نہیں کہ میں اپنے نگران تحقیق جناب ڈاکٹر محمد عبد اللہ عابد صاحب کا شکریہ ادا کر پاؤں ۔میرے تعلیمی سفر کے آپ صرف نگران ہی نہیں بلکہ حصہ دار بھی ہیں ۔میرے تعلیمی معاملات میں آپ انتہائی سرگرم رہے ۔ان کی مشاورت اور رہنمائی سے تمام تعلیمی وتحقیقی کام پایہ تکمیل کو پہنچے ۔میں نے جب بھی وقت بے وقت ان کو زحمت دی تو انہوں نے اپنی پیشہ ورانہ ،انتظامی ،تعلیمی ،گھریلو اور سماجی مصروفیات سے وقت نکال کر میری رہنمائی کی ۔میں زیر بار احسان ہوں استاد محترم کا جن کے تصور کی یہ تصویر ہے جو اس مقالے کے محرک بھی ہیں ،معاون اور نگران بھی ،جنھوں نے اپنے ایک ادنیٰ طالب علم کو اس اہم موضوع پر تحقیق کے قابل سمجھا ،حوصلہ افزائی کی ،کام کی مکمل نگرانی کی ،ترتیب وتدوین میں قدم قدم پر رہنمائی فرمائی ۔اس مقالہ کا سارا حسن ان کے دم قدم سے ہے ،کہ ان کی مشاورت نے مجھے تحقیق کا ہنر سکھایا ۔اللہ پاک ان کو دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے ۔ان کی صلبی اور معنوی ذریت کو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے ۔آمین

اپنے ڈیپارٹمنٹ کے محترم اساتذہ کرام ڈاکٹر فضل الٰہی خان ،ڈاکٹر ناہید علیزئی ،ڈاکٹر عبد المجید ،ڈاکٹر قاری واحد بخش ،ڈاکٹر صلاح الدین اور ڈاکٹر اظہار الحق کا بھی میں شکر گزار ہوں ،جو مختلف مواقع پر میرے تحقیقی کام میں معاونت فرماتے رہے ۔وجیہہ الدین نعمان اور سید انور شاہ بھی میرے شکریہ کے مستحق ہیں جو فراہمی کتب اور مشاورت میں میری معاونت کرتے رہے ۔

ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی (ڈین شعبہ علوم اسلامیہ ،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ،اسلام آباد) کا بھی میں از حد ممنوں ہوں ۔مولانا ریحان (متعلم جامعہ ازہر) کا خصوصی علمی تعاون بھی بھرپور انداز میں میرا معاون رہا اور انکی بدولت

مصادر اصلیہ تک بآسانی رسائی ملی۔ مولانا مفتی امیر عبداللہ اور برادرم مولانا یاسر وقاص (ڈیرہ اسماعیل خان) نے اپنے مدرسہ کی لائبریری سے کتب عنایت فرمائیں۔ مرد درویش پروفیسر مولانا محمد عبداللہ (ریٹائرڈ پرنسپل گورنمنٹ کالج بھکر) نے بھی تحقیقی کام میں بھرپور مشاورت اور معاونت فرمائی، مناسب مواقع پر اپنے تعاون سے مستفید فرمایا۔ تحقیقی کام کے سلسلے میں جب بھی لاہور جانا ہوا تو جناب ڈاکٹر عبداللہ صالح اور کاشف خورشید (آئی ٹی لائبریرین جامعہ پنجاب) نے میزبانی کا شرف بخشا۔ سفر میں حضر کا ماحول مہیا کیا۔ جناب ڈاکٹر محمد سعد صدیقی، ڈاکٹر حماد لکھوی، ڈاکٹر حافظ عبدالقیوم بھی میرے شکریہ کے حقدار ہیں کہ انہوں نے بھی حتی الوسع تعاون فرمایا۔ حافظ سجاد الٰہی (لاہور) نے 'معارف' کی قدیم جلدوں تک رسائی دی، محمد عابد (اورینٹل کالج لاہور) نے بھی میرے تحقیقی کام میں معاونت کی۔ رب العزت ان سب کو نیک بدلہ عطا فرمائے۔

ملک مشتاق احمد ڈار (ڈیرہ اسماعیل خان) بھی میرے خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے میرے ساتھ حتی الوسع معاونت فرمائی۔ اللہ پاک ان کو دنیا اور عقبیٰ کی سعادتیں نصیب فرمائے۔

مدنی فیملی (لاہور) کے علمی تعاون کا میں از حد شکرگزار ہوں کہ ان کی محدث لائبریری سے میں نے بھرپور استفادہ کیا۔ ڈاکٹر انس مدنی نے خصوصی تعاون فرمایا۔ شاہد حنیف کا بھی مشکور ہوں جن کی مشاورت اور تعاون کی بدولت میرا کام پایہ تکمیل تک پہنچا۔ الاعتصام، لاہور کے عملہ کا میں شکرگزار ہوں۔ انہوں نے اپنی لائبریری میں نادر کتب تک میری رسائی کو آسان کیا۔ مولانا عبدالقیوم نے خصوصی تعاون فرمایا۔ باری تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔

حساب دوستاں در دل اگرچہ درست سہی لیکن قلم چاہتا ہے کہ کم از کم اعتراف احسان ضرور کیا جائے میں اپنے عزیز دوستوں محبوب الرحمٰن قریشی، محمود الحسن قریشی، شہاب اشرف خٹک، عبدالستار، محمد طارق، محمد انیس، نجم الحسن اور حافظ عبدالرزاق کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ جن میں سے بعض نے مواد کی فراہمی میں معاونت کی، بعضوں نے اسفار میں ساتھ نبھایا اور بعضوں نے اپنے متعلقین اہل علم سے تعاون دلایا۔ اللہ پاک ان کی کاوشوں کا نیک بدلہ عطا فرمائے۔ ان کو دارین کی نعمتیں عطا فرمائے۔

میرے عزیز دوست غضنفر عمران صاحب نے مقالہ کی نوک پلک سنوارنے میں جس توجہ اور محنت سے کام کیا۔ باری تعالیٰ ہی ان کے اس احسان کا بدل عنایت کرسکتا ہے۔

رشتوں کا شکریہ ادا کرنا ایک عجیب سا احساس پیدا کرتا ہے۔مگر دیکھا جائے تو یہی رشتے ہوتے ہیں جو کسی بھی انسان کی کامیابی کی ایک بنیاد بنتے ہیں۔لہٰذا ضروری ہے ان کی نیکیوں کا احساس کیا جائے۔ میں ممنون ہوں اپنے بھائیوں کا جنھوں نے مجھے گھریلو ذمہ داریوں سے کلیتاً فرصت دی کہ میں یکسوئی کے ساتھ اپنی تعلیم پر توجہ رکھ سکا۔

میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں، اقصیٰ میری شریک زندگی کا، جس کا مثالی تعاون میری پرسکون زندگی کی بنیاد ہے۔ مجھے پرسکون ماحول میں اپنی تحقیق کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا موقع دیا۔ بلاشبہ اس کے تعاون اور نیک تمناؤں نے مجھے اپنے مقالہ کی تکمیل کے قابل بنایا۔

میرے وہ تمام کرم فرما، معاونین جنھوں نے اس سلسلے میں میرے ساتھ تعاون کیا ہے باری تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔اور ان کو اپنے لطف کرم سے بہترین اور عمدہ بدلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد فخر الدین

پی۔ایچ۔ڈی سکالر

مقدمه

مقدمہ

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت واہمیت اسلام میں مسلمہ ہے۔ حدیث شریعت اسلامیہ اور اسکے احکام کے لئے قرآن حکیم کے بعد دوسرا بڑا ماٗ خذ ہے۔ احکام ومسائل کا سمجھنا اور انکا استنباط اسکے بغیر ناممکن ہے۔ یہ قرآن حکیم کی تفسیر اولین ہے۔ اسکے بغیر احکام الٰہیہ کا سمجھنا اور اُن پر عمل کرنا محال ہے۔ قرآن حکیم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ فرائض منصبی یعنی تلاوت آیات، کتاب وحکمت کی تعلیم اور تزکیہ نفس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کی اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر تکمیل دین کا مژدہ سنایا گیا اور گمراہی سے بچنے کا نسخہ بھی بتا دیا گیا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی سے پکڑے رہنا۔ صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اپنی زندگی کے ہر شعبے میں خواہ ذاتی معاملات ہوں یا گھمبیر مسائل زندگی، اقتصاد و معاشرت ہو یا قضاء وسیاست، قرآن وسنت کو حرز جان بنایا۔ صحابہ کرامؓ کے قلوب میں حدیث وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اس قدر راسخ تھی کہ وہ نہ صرف ذاتی زندگی کو مثقال برابر بھی سنت کے خلاف نہ گزارتے بلکہ دوسرے کسی مسلمان کے بارے میں بھی یہ چیز گوارا نہ کرتے تھے۔ احادیث وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں صحابہ کرامؓ سے تابعین عظام تک من وعن منتقل ہوئیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح ناموں، مکتوبات اور انتظامی امور کی صورت میں اپنے فرامین قلمبند کرائے۔ مسائل زکوٰۃ ''کتاب الصدقہ'' کی صورت میں لکھوائے۔ صحابہ کرامؓ نے بھی مختصر مجموعے جمع کئے۔ صحیفہ علیؓ، الصحیفہ الصادقہ، صحیفہ ابوھریرہؓ، کتاب سعد بن عبادہؓ اور کتاب جابر بن عبداللہ مشہور ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز کی توجہ اور سرپرستی میں مجموعہ احادیث کی حفاظت کے لئے بہت بڑا انتظام کیا گیا۔ جس سے حدیث کی مشہور کتابوں یعنی صحاح ستہ کی تالیف وترتیب کا راستہ ہموار ہوا۔ رواۃ وآئمہ حدیث کا ذوق وشوق، خلوص ودیانت اور کامل بے غرضی، حدیث اور علوم حدیث کی تدوین اور حفاظت کا بنیادی وسیلہ ہے۔

تدلیس اور وضع حدیث کے سدِ باب کے لئے محدثین کرامؒ نے صحت حدیث پرکھنے کے مشاہداتی، عقلی اور نفسیاتی معیار مقرر کئے۔ علم جرح وتعدیل، اسماء الرجال، مختلف الحدیث، علل الحدیث، غریب الحدیث، موضوع الحدیث اور ناسخ و